مدیرِ اعلیٰ کے قلم سے

مرزائیت اور اس کے معتقدات

مدیر "ترجمان الحدیث" نے عربی میں ایک معرکہ آرا کتاب "القادیانیہ دراسات و تحلیل" لکھی ہے اس کے ایک باب میں انہوں نے قادیانیوں کے عقائد کا تفصیلی جائزہ لیا ہے نیز ان کے مقابلہ میں، جابجا مسلمانوں کے عقائد بھی بیان کر دیے ہیں تاکہ اندازہ کیا جا سکے کہ قادیانیوں اور مسلمانوں میں کیا فرق ہے؟ اس باب کا ترجمہ ذیل میں درج ہے۔

قادیانیت ان باطل مذاہب میں سے ہے جن کی تکوین ہی اس خاطر کی گئی ہے کہ مسلم قوتوں کو زک پہنچائی جائے۔ اسلام کے ڈھانچے میں رخنے پیدا کیے جائیں اور اس کے افکار و نظریات کو نیست کیا جائے۔ لیکن اس صورت میں کہ کسی کو علم تک نہ ہو، کیونکہ تجربات اور تاریخ نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ جب کسی جماعت یا کسی مخالف گروہ نے اسلام کو للکار کر میدان میں مقابلہ کرنے کی جرأت کی تو وہ اس عظیم قوت کو ذرہ بھر بھی گزند نہ پہنچا سکا بلکہ اس کے مقابلہ میں اسلام اور زیادہ آب و تاب سے چمکا اور اجاگر ہوا اور اس کے نام لیوا اور زیادہ ولولے اور طنطنے کے ساتھ اس کے شیدائی اور فدائی بن گئے۔ یہود و نصاریٰ اور مکہ کے مشرکوں نے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا کہ وہ اسلام کی منزلت، مرتبے اور شان کو کم کر دیں لیکن اس کی رفعتوں، پر شکوہ بلندیوں اور ناقابلِ شکست عظمتوں کے سامنے ان کا کوئی بس نہ چل سکا اور سوائے محرومیوں کے داغوں اور

ناکامیوں کے دھبوں کے انہیں کچھ حاصل نہ ہوا۔ میدان جنگ میں اگر صلیبیوں نے اس مضبوط چٹان سے سر ٹکرانے کی کوشش کی تو پوری قوت وطاقت کے باوجود اپنے ہی سر کو زخمی ہونے سے نہ بچا سکے۔ جس طرح کہ کفار مکہ اور یہود یثرب اس کے ابتدائی ایام میں سر پھوڑ چکے تھے اور اگر علمی میدان میں مناظرات ومناقشات کے ذریعہ اس سے پنجہ آزمائی کی کوشش کی تو اس کے نتیجہ میں ان کی حسرتوں کا خون ہونے سے نہ رہ سکا اور پھر اعدائے اسلام نے ترغیب وتحریص اور تہدید وتخویف کے حربے بھی آزما کے دیکھ لیے لیکن نامرادیوں نے تب بھی دامن نہ چھوڑا اور اسلام اپنی پوری تابانیوں کے ساتھ پھلتا پھولتا اور پھیلتا ہی چلا گیا۔ راستے کی رکاوٹیں اور بیگانوں کی سختیاں اس کی جولانیوں میں مزاحم نہ ہو سکیں اور پھر ناامیدیوں نے ڈیرے ڈال دیئے اور وہ اسلام کو زک دینے، سیلاب نور کے سامنے بند باندھنے، سورج کی روشنی کو ڈھانپنے اور چھپانے سے مایوس ہو گئے۔ جزیرۂ عرب کو مشرکوں، مصر وشام اور روم ویونان کے عیسائیوں اور قریظہ وخیبر کے یہودیوں نے اس کا خوب تجربہ کیا اور پھر اس تجربہ کو اپنے وقت میں ہندوؤں، بدھ مت کے پیروؤں، آتش پرستوں اور سکھوں نے بھی دہرا کر دیکھ لیا اور سب نے دیکھ لیا کہ یہ وہ چٹان ہے جسے نہ صرف یہ کہ پاش پاش کرنا ہی ناممکن ہے بلکہ اسے چھیدنا بھی جوئے شیر لانے سے کم نہیں، ان تلخ وترش تجربات سے دشمنان دین نے یہ سبق حاصل کیا کہ اسلام سے کھلے بندوں ٹکر لینا اپنی موت کو دعوت دینا ہے کہ اس سے مسلمانوں کے جذبات کو انگیخت ہوتی ہے اور ان کی غیرت وحمیت کو ٹھیس لگتی ہے۔ اس لیے انہوں نے طے کیا کہ آئندہ کبھی بھی اسلام اور مسلمانوں کو کھلے میدان میں دعوت مبارزت نہ دی جائے بلکہ ہمیشہ اسے مخفی سازشوں اور پوشیدہ چالوں سے زیر کرنے کی کوشش کی جائے۔ دھوکے اور منافقت کی ٹکنیک کو اپنایا جائے۔ اسلام کے نام لیواؤں میں سے اسلام ہی کے نام پر اسلام کی بیخ کنی کرنے والے تیار کیے جائیں اور اس طرح بتدریج اسلام کے انکار پر چھاپا مارا جائے۔ اس کے نظریات کو نابود کر دیا جائے۔ اس کی حقیقی تعلیمات کو مٹایا جائے۔ اور بالآخر اس کے وجود کو ختم کیا جائے۔

اسی پلان (PLAN) اور تخطیط کے تحت قادیانیت کا وجود عمل میں لایا گیا۔ چنانچہ پہلے پہل یہ ایک اسلامی فرقے کی حیثیت سے لوگوں کے سامنے نمودار ہوئی اور بڑی چابک دستی اور ہوشیاری

سے اپنے زہریلے افکار و خیالات کا مسلمانوں میں پرچار کرنے لگی کہ عام لوگوں کو اس کی اصلیت کا علم نہ ہو سکا۔ پھر آہستہ آہستہ اور باقاعدہ ترتیب کے ساتھ کچھ اندرون خانہ باتوں کو سامنے لایا گیا اور جب دیکھا کہ چند "بے وقوف" اور کچھ "غرض مند" اچھی طرح جال میں پھنس گئے ہیں اور اب ان کے لیے فرار کا کوئی چارہ نہیں رہا تو اچانک اپنے اصلی خد و خال کے ساتھ ظاہر ہو گئی۔ بہت سے لوگ جو اس تحریک کے ساتھ ناواقفیت کی بنا پر وابستگی اختیار کیے ہوئے تھے اور جن کے سینے میں ہنوز ایمان کی کوئی چنگاری روشن تھی۔ اس تحریک کو ایک مستقل مذہب کی صورت میں ڈھلتے دیکھ کر اپنی نادانی پر پشیمانی کا اظہار کر کے چھوڑ گئے اور بہت سے جاہل "فریب خوردہ" اور "خود غرض"، دین اسلام اور محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے رشتہ توڑ کر قادیانیت اور متنبیٔ ہند ہی سے رشتہ جوڑ بیٹھے۔

یہیں سے قادیانیوں نے اپنے ولی نعمت انگریز کے اشارے پر ان تمام مراحل کو اپنی تبلیغ اور پراپیگنڈے کی بنیاد بنا لیا کہ پہلے پہل تو مرزا غلام احمد کو مجدد کہیں گے، پھر مسیح اور پھر رسول اللہ اور آخر میں، تمام انبیاء سے افضل و برتر نبی، تاکہ عام مسلمانوں کو اپنے فریب کا شکار بنایا جا سکے اور اسلام کے حقائق کو مسخ کیا جا سکے۔ اس لیے ضرورت تھی کہ ان کے اصل عقائد لوگوں کے سامنے رکھے جائیں تاکہ ان پر ان کی حقیقت آشکارا ہو۔ چنانچہ ہم ان کے حقیقی معتقدات کو انہی کی کتابوں اور انہی کی عبارات میں پیش کر رہے ہیں۔ اس سے مسلمانوں کو اور بعض ناواقف قادیانیوں کو مرزائیت کی اصل صورت نظر آ سکے گی اور انہیں علم ہو سکے گا کہ یہ لوگ کس قدر چالاک منافق اور مفسد ہیں اور کس طرح یہ بے دریغ جھوٹ بول کر اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

بلا استثناء تمام مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ خداوند تعالیٰ ہر قسم کے عیوب اور انفعالات بشریہ سے پاک اور منزہ ہے، نہ اسے کسی نے جنم دیا ہے، اور نہ اس نے کسی کو جنا ہے اور نہ ہی اس کا کوئی ہمسر ہے اور نہ ہی اس کے کوئی مشابہ ہے۔ وہ تشبیہ تجسیم سے مبرا ہے۔ اس طرح ان کا عقیدہ ہے کہ محمد اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے آخری نبی اور رسول ہیں اور ان کے بعد کوئی نبی نہیں۔ رسالتیں ان پر ختم ہو گئیں۔ وحی ان پر منقطع ہو گئی۔ ان کی کتاب آخری کتاب اور ان کی امت آخری امت،

اوران کادین آخری دین ہے، اور جو کوئی بھی آپ کے بعد نبوت کا دعوئے کرے گا وہ کذاب اور مفتری ہو گا، کیونکہ خداوند تعالیٰ نے فرمایا ہے:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ (الاحزاب: ۴۰)	محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں۔

اور باری تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا (المائدہ: ۳)	آج میں نے مکمل کر دیا تمہارے لیے تمہارا دین (ناقص نہیں رکھا کہ اور کو بھیج کر اس کی تکمیل کرواؤں) اور تم پر اپنی نعمتوں کو پورا کر دیا اور تمہارے لیے دین اسلام کو پسند کر لیا (کہ اب کسی اور دین کی ضرورت نہیں رہی)

اور ناطق وحی نے فرمایا کہ:

مثلي و مثل الانبياء كمثل قصر احسن بنيانه، ترك منه موضع لبنة، فطاف به النظار يتعجبون من حسن بنيانه الا موضع تلك اللبنة فكنت انا سددت موضع اللبنة، ختم بي البنيان وختم بي الرسل، وفي رواية فانا اللبنة وانا خاتم النبيين۔ (بخاری و مسلم)	میری مثال اور انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے ایک محل کی کہ اسے بڑا خوبصورت بنایا گیا ہو لیکن اس میں ایک اینٹ کی جگہ خالی رکھی گئی ہو دیکھنے والے اسے دیکھیں اور اس کی خوبصورتی و سجاوٹ کی توصیف و تعریف کریں ماسوائے اس جگہ کے کہ جس میں ایک اینٹ لگنا باقی ہے۔ پس میرے ساتھ اس خالی جگہ کو پر کر دیا گیا ہے اور اب اس محل میں کوئی جگہ باقی نہیں رہی۔ بنا، میرے ساتھ مکمل کر دی گئی اور رسولوں کی ترسیل مجھ پر ختم کر دی گئی اور دوسری روایت میں فرمایا۔ میں ہی وہ محل کی آخری اینٹ ہوں اور میں ہی خاتم النبیین ہوں۔